احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
18- مئی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 109 | جمعرات-18 ذوالحجہ -1415ھ ' 18 ہجرت 1374 ہش '18 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ کرنے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بے جا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن سے پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے۔ اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔ پس اگر اس نے خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کی ہے تو اسے چاہئے کہ اب اپنے گناہوں کا نیا حساب نہ ڈالے اور پھر اپنے آپ کو گناہ کی ناپاکی سے آلودہ نہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۲)

اتفاق و اتحاد کی اہمیت

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں نہایت اہم اور ضروری باتوں میں سے اتحاد و اتفاق و اجتماع کا خیال ہے، لیکن باوجود اس کے کہ جس طرح فساد و افتراق کے نقصانات ظاہر ہیں اور کسی چیز کے شاید نہیں۔ اور باوجود اس کے کہ اتفاق و اتحاد کے فوائد بین اور ظاہر ہیں شاید ہی کسی اور چیز کے ہوں گے۔ مگر پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ان کھلی کھلی باتوں اور بین علامات کے ہوتے ہوئے اتفاق کو حاصل کرنے اور فساد کو ترک کرنے کی لوگ کوشش نہیں کرتے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ قوموں نے اتفاق کے ذریعہ ہی ترقی حاصل کی ہے اور وہ جماعتیں جو گو مالدار ہوں۔ اور کثرت افراد کے لحاظ سے بھی بہت زیادہ ہوں۔ وہ تفرقہ اور نفاق کی وجہ سے ان چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ جن میں جتھا اور اجتماع اور اتفاق و اتحاد پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن جماعتوں نے ایک جان ہو کر پورے اتفاق و اتحاد سے اپنے سے بڑی بڑی طاقتوں اور جماعتوں کا مقابلہ کیا ہے وہ ضرور کامیاب ہوئی ہیں اور کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکا۔

اس سے اتفاق کے فوائد اور فساد کے نقصانات ظاہر ہیں۔ لیکن لوگ باوجود اس کے اتفاق کے حاصل کرنے کی بہت کم کوشش کرتے ہیں اور بہت چھوٹے چھوٹے شخصی فوائد کے مقابلہ میں قومی فوائد کی کچھ پرواہ نہیں کرتے جو بہت ہی حیرت کی بات ہے وہ بات جو پوشیدہ ہو اور اس کے نتائج ظاہر نہ ہوں۔ اگر اس میں اختلاف کیا جائے یا اس کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو انسان کو مجبور کہا جا سکتا ہے، لیکن جو اس قدر ظاہر ہو اور مشاہدہ میں آتی ہو، اس میں ایسی سستی اور اس سے اتنی لاپرواہی بہت ہی تعجب انگیز ہے۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا انکار ایک مذہبی معاملہ ہے اور اس کا اقرار دلائل چاہتا ہے کہ اگر اللہ ہے تو اس کے ہونے کے کیا دلائل ہیں۔ مگر بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جو قلوب سے متعلق اور قوانین کی نیچر کی مبرہن ہوتی ہیں اور انہیں میں سے ایک اتفاق ہے۔ اس کے متعلق خواہ دہریوں سے پوچھو یا ہندوؤں سے۔ خواہ برہموؤں سے پوچھو یا پارسیوں سے۔ سکھوں سے پوچھو یا بدھوں سے۔ غرض دنیا کی کسی قوم سے پوچھو یہی جواب ملے گا کہ اتفاق و اتحاد ہی مفید اور فائدہ بخش تر ہے۔ پس تمام لوگ اس کی ضرورت کو تسلیم کریں گے۔

ہاں بعض افراد ہوں گے جو بحیثیت جماعت نہیں بلکہ انفرادی طور پر اتفاق و اتحاد پر فساد فتنہ کو ترجیح دیں گے، لیکن یہ وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنے ذاتی فوائد کو جماعت کے فوائد پر مقدم

باقی صفحہ ۲ پر

سانحہ ارتحال

○ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ مورخہ ۱۶۔ مئی ۱۹۹۵ء دن کے گیارہ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی آپ عرصہ قریباً چھ سال سے پارکنسنزم کی مریضہ تھیں۔ موصوفہ کا جنازہ مورخہ ۱۷۔ مئی ۹۵ء کو فجر کے بعد بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

موصوفہ کو محلہ دارالبرکات کی صدر لجنہ اور دیگر عہدوں پر کئی سال دین کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ ۹/۱ حصہ کی موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت میں اعلیٰ درجات عطا کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

تقریب نکاح و شادی

○ محترم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی تحریر کرتے ہیں:۔

"خاکسار کے بیٹے عزیزم مکرم ظفر اقبال صاحب ساہی مربی سلسلہ کی شادی ہمراہ بشریٰ محمود صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ناصر آباد ربوہ مورخہ ۱۳۔ اپریل کو ہوئی۔ ۱۴۔ اپریل کو محلہ چوہدریاں ڈسکہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مرکز سلسلہ سے معزز عہدیداران کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب کرام نے شرکت فرمائی۔

اس سے قبل مورخہ ۲۸۔ مارچ کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک ربوہ میں نکاح کا اعلان فرمایا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین"

درخواست دعا

○ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم احسان الٰہی ایڈووکیٹ صاحب کی بیماری قابل تشویش ہو گئی ہے۔ ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

18- ہجرت ۱۳۷۴ ہش   18 - مئی ۱۹۹۵ء

علم حاصل کیجئے

علم حاصل کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ آپ کتابیں پڑھیے اور علم حاصل کیجئے۔ آپ تقاریر سنئے اور علم حاصل کیجئے۔ آپ سوال پوچھیے اور علم حاصل کیجئے۔ یہ سارے طریق ایسے ہیں جن سے انسان مختلف امور کے متعلق علم حاصل کر سکتا ہے۔ سب سے زیادہ جس علم کی ضرورت ہے وہ مذہبی علم ہے۔ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ نیکی کیا ہے اور گناہ کیا ہے جب اس بات کا پتہ ہی نہ ہو کہ کون سی بات گناہ کے زمرے میں آتی ہے تو اس سے بچا کیسے جائے گا۔ اور اگر بچا نہیں جائے گا تو گناہ سرزد ہونے کا امکان ہے۔ گناہ سرزد ہو گا تو بعد میں پتہ چلنے پر پشیمانی بھی ہو گی۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم مذہبی علم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس علم کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں۔ جس بات کا ہمیں پتہ چلے کہ وہ نیکی ہے ہر ممکن کوشش کر کے وہ کرنے کی کوشش کریں اور جس بات کے متعلق پتہ چلے کہ یہ گناہ ہے۔ اس کو بالارادہ چھوڑ دیا جائے اور بالارادہ گناہ کی بات کو چھوڑنے سے نیکی کی طرف میلان بڑھے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ

"یاد رکھو کہ غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔"

غفلت کا جو لفظ یہاں استعمال ہوا ہے اس پر اگر غور کیا جائے تو وہ علم کے نہ ہونے کے مترادف ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کو علم ہو اور پھر بھی وہ پرواہ نہ کرے۔ اسے غفلت کہیں گے۔ لیکن جس طرح یہ لفظ یہاں استعمال ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ عدم علم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جس کو علم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ حضرت صاحب نے یہ بات فرما کر ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول فرمائی ہے کہ ہمیں علم ہونا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں کا علم اس لئے ضروری ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہمیں یہ پتہ لگے گا کہ ہم ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ اگر ہم کوئی کام کریں اور ہمیں اس بات کا پتہ ہی نہ ہو کہ یہ نیکی ہے۔ تو اگرچہ وہ کام اچھے اثرات تو پیدا کرے گا لیکن حقیقی طور پر اسے نیکی کے زمرے میں نہیں لایا جا سکے گا۔ اور جس ثواب کی نیکی کے بدلے میں امید ہوتی ہے اس کے حاصل ہونے کا امکان ہی نہیں ہو گا یا امکان کم ہو جائے گا۔ پس ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہم دین کا علم حاصل کریں۔

ہجر میں خشک ہو گئے آنسو
وصل میں آنکھ کو برسنا ہے
بات تو ہے خوشی کی یہ لیکن
ہم کو کب تک یونہی ترسنا ہے؟

ابو الاقبال

○

مقصد تری نگاہ کا میں پا گیا نہ کیوں
سارے جہاں کو پاؤں سے ٹھکرا گیا نہ کیوں

لب کپکپا کے رہ جو گئے عرضِ حال پر
اک اشکِ سرخ آنکھ میں لہرا گیا نہ کیوں

ہر روز روزِ غم تھا ہر اک شب شبِ الم
حیراں ہوں زندگی سے میں اکتا گیا نہ کیوں

تھا میں تو غرق بیخودیٔ شوق بزم میں
ان کو ہی پاسِ عہد وفا آگیا نہ کیوں

میں سرفروش کیوں نہ بنا کوئے یار میں
دل سی حقیر چیز پہ شرما گیا نہ کیوں

مجھ کو یقیں میری ہی فطرت تھی پست تر
تیری نظر سے دونوں جہاں پا گیا نہ کیوں

پھر لے کے جا رہا ہے کہیں نذرِ جاں نسیم
جرأت پہ اپنی دل مرا تھرا گیا نہ کیوں

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۱

سمجھتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر باقی تمام دنیا کا عمومیت کے ساتھ اتفاق و اتحاد کی ضرورت اور فضیلت پر متفق ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس کے فوائد بھی ظاہر ہیں۔ اور فساد و فتنہ کے نقصانات بھی ظاہر ہیں اور اگرچہ جس قدر خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت اور براہین صاف اور واضح ہیں ان کے مقابلہ میں ان کو کچھ نسبت نہیں۔ تاہم دنیا کی نظروں میں خدا کی ہستی کے بھی ایسے دلائل نہیں۔ جیسے اتفاق و اتحاد کے فوائد اور اور نا اتفاقی و شقاق کے نقصانات ظاہر ہیں۔ کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کو تمام دنیا کے لوگ مانتے ہیں۔ حالانکہ بہت لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ تو ان کو انسان اس طرح مانتے ہیں جس طرح دیگر قوانین نیچر مثلاً بھوک اور پیاس کو۔

کوئی مذہب یہ نہیں کہے گا کہ جب بھوک لگے تو کپڑا پہن لینے سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ یا پیاس لگے تو دوڑنے سے دور ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کے لئے آسمانی قانون کی ضرورت ہو۔ قانون نیچر اس کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح اتفاق بھی ہے اور ہم تجربہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ یہ بھی کسی قانون (احکام دینیہ) کے ماتحت نہیں بلکہ قانون قدرت کے ماتحت ہے۔

(از خطبہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۸ء)

اعلان داخلہ

○ فیڈرل پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ (شیخ زید پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور) میں مختلف ڈگری اور ڈپلومہ کورسز کا دورانیہ ایک سے دو سال تک کا ہے۔

درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-6-15 ہے اور کورس کا آغاز کیم نومبر ۹۵ء کو ہو گا۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "Pakistan Times" مورخہ 95-5-13 ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں :-

پس دعائیں کرتے وقت یہ احتیاط ضرور کرنی چاہئے کہ اپنی طرف سے دعاؤں میں ایسی ہوشیاریاں یا چالاکیاں نہ کریں کہ بعد میں جب دعا قبول ہو تو پتہ لگے کہ اوہو! یہ تو ہماری دعا کے نتیجے میں ایسی بات ہو گئی۔ ایسے دلچسپ واقعات ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو دراصل بڑے پیارے اور لطیف انداز میں اپنے قرب کے نشان دیتا ہے۔ بعض دفعہ تھوڑی تھوڑی سزائیں بھی ساتھ چل رہی ہوتی ہیں۔ بعض لوگ بڑے معجزے دیکھنا چاہتے ہیں جو ظاہری اور عوامی معجزے ہوں کہ جی فلاں شخص نے خواب میں دیکھا ہے کہ فلاں تاریخ کو یہ واقعہ ہو جائے گا اور یہ ہو گیا۔ یہ سطحی چیزیں ہیں۔ اصل جو زندہ معجزہ ہے وہ خدا کا بندے کے ساتھ ایسا باریک سلوک ہے جو زندگی میں اس کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ ایسے لطیف اشارے اسے ملتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں دل کی گہرائیوں میں یہ بات جاگزیں ہو جاتی ہے کہ میرا اور اللہ کا ایک معاملہ ہے جو چل رہا ہے۔

حضرت منشی اروڑے خان والا واقعہ آپ نے بارہا سنا ہے۔ وہ اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور حضرت منشی اروڑے خان، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک دفعہ رخصت ہو رہے تھے۔ جب واپس جانے کی اجازت لی تو شدید گرمی تھی اور بہت دیر سے بارش نہیں ہوئی تھی تو حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے بے تکلفی سے 'پیار سے عرض کیا کہ آپ دعا کریں۔ بہت ہی گرمی ہے۔ واپسی کا سفر بھی سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ بارش عطا فرمائے۔ تو منشی اروڑے خان نے کہا کہ میرے لئے تو یہ دعا کریں کہ اوپر سے پانی نیچے سے پانی۔ پانی ہی پانی ہو جائے چنانچہ وہ یکے میں بیٹھے بٹالہ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں وڈالہ کے قریب ایک جگہ جہاں ایک چھوٹی سے پلی آیا کرتی تھی (ہم بھی جب گزرتے تھے تو وہاں ایک چھوٹی سی پلی آیا کرتی تھی) اس سے پہلے کہ وہ پلی آتی اچانک بادل امنڈ کر آئے اور اس قدر موسلادھار بارش ہوئی کہ اس سے جل تھل بھر گئے اور وہ گھوڑا اسی طرح سرپٹ دوڑا جا رہا تھا۔ چنانچہ جب وہ پلی آئی تو اس پر وہ یکہ جو اچھلا تو منشی ظفر احمد صاحب تو تانگے میں ہی رہے اور منشی اروڑے خان اچھل کر باہر پانی میں جا پڑے اور اوپر سے بھی پانی تھا اور نیچے سے بھی پانی۔

یہ جو چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں یہ بیرونی دنیا کے لئے شاید کوئی حقیقت نہ رکھتے ہوں لیکن اہل ایمان کی تقویت ایمان کے لئے بیرونی نشانات سے بہت زیادہ دلنشیں اور روح میں اتر جانے والے نشانات اس قسم کے ہوا کرتے ہیں اور روزمرہ کی زندگیوں میں احمدیوں کے ساتھ یہ معاملات ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ کوئی ایسا آدمی جس سے خدا تعالیٰ اچھی توقع رکھتا ہے کوئی چھوٹی سی غلطی کر بیٹھتا ہے تو اسی وقت اس کو سزا ملتی ہے۔ بعض ایسے ہیں جن کو بڑی بڑی غلطیوں پر بھی سزا نہیں ملتی اور وہاں سزا نہ ملنا خدا تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اپنے پیاروں کو انسان جلدی پکڑتا ہے۔ جن سے اچھی توقعات ہوں ان کو جلدی ٹوکتا ہے۔ جن سے اچھی توقعات نہ ہوں ان کی بڑی بڑی چیزوں سے بھی درگزر کر جاتا ہے کہ ان سے توقع ہی یہی تھی۔ اس لئے دعاؤں کے مضمون میں آپ کو (کلام الٰہی) میں بھی ایسے بڑے دلچسپ واقعات ملیں گے جہاں دعا کرنے والے نے ذرا کہیں کوئی غلطی کی تو اللہ تعالیٰ نے بڑے پیارے اور لطیف انداز میں قبولیت کے وقت اس کی طرف اشارہ فرما دیا۔

پس فرعون کے ڈوبنے کی دعا کا حضرت موسیٰ کی اس دعا سے گہرا تعلق ہے جس کے نتیجے میں بالآخر اس کو ایمان لانے کی بھی توفیق ملی لیکن بیکار اور اس کا کوئی بھی فائدہ اس کو نہ پہنچا لیکن یاد رکھیں کہ انبیاء کی دعائیں تو بیکار نہیں جایا کرتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک نیا اور لطیف مضمون داخل فرما دیا۔ (-)

ہم تیرے بدن کو محض ایک فضول لطیفہ گوئی کے طور پر نہیں بچا رہے۔ خدا تو کوئی عبث کام نہیں کرتا اور پھر میرے بندے موسیٰ کی دعا تھی اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ تو پہنچنا چاہئے۔ تو جو فائدہ تجھے نہیں پہنچا وہ تیری وجہ سے آئندہ نسلوں کو پہنچے گا اور آنے والے لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں گے تو دیکھیں بظاہر سرسری طور پر ان دعاؤں سے گزریں تو معمولی سا مضمون سمجھ میں آتا ہے لیکن جب ڈوب کر چلیں اور ان کے اندر جو مضامین کی تہیں ہیں ان کو دیکھتے ہوئے سیر کرتے ہوئے آگے بڑھیں تو بڑے بڑے لطیف مضامین ہیں جو ان دعاؤں میں اور ان کی قبولیت کے نشانات میں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا عرفان فرماتا ہے۔

یہ آیت پوری یوں ہے (-) کہ اب تو کہتا ہے کہ میں ایمان لے آیا حالانکہ اس سے پہلی عمر تم نے عصیان میں گزار دی اور تو صرف گنہگار ہی نہیں بلکہ فساد کرنے والا گنہگار تھا۔ (-) پس آج کے دن ہم تیرے بدن کو نجات بخشیں گے تاکہ تو اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے۔ (-) اور دنیا میں اکثر لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں۔

اس موقعہ پر جبکہ یہ آیت نازل ہوئی ہے' یہ کہنا کہ دنیا کے اکثر لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں' دہرے معنی رکھتا ہے۔ ایک تو عمومی بیان ہے کہ لوگ اکثر خدا کی آیات سے غافل ہی ہوتے ہیں' دوسرا یہ کہ فرعون کی لاش کے متعلق اس وقت ساری دنیا غفلت میں تھی اور یہ ایک ایسا نشان تھا جس پر دنیا کے کسی عالم کی بھی نظر نہیں تھی' کسی تاریخ دان کی بھی نظر نہیں تھی کیونکہ اس وقت کی معروف تاریخ کے مطابق فرعون کے دریا میں غرق ہونے کا واقعہ اور پھر خدا کا اس سے وعدہ کرنا' یہ دنیا کے کسی تاریخی ریکارڈ میں درج نہیں تھا۔ (کلام الٰہی) نے پہلی دفعہ بیان فرمایا اور مصر کی تہذیب تہہ در تہہ ریت میں دفن ہو چکی تھی اور وہ بڑے بڑے مقبرے جن میں بعد میں فراعین کی لاشیں مدفون پائی گئیں اور بعد میں دریافت ہوئیں وہ اس وقت کی دنیا کی نظر میں نہیں تھے۔ پس اس ذکر کا کیسا پیارا انجام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (-) کہ دنیا میں اکثر لوگ ہماری آیات سے غافل ہوتے ہیں ہم اتنے مستغنی ہیں کہ ہمیں کوئی جلدی نہیں' کوئی گھبراہٹ نہیں۔ جانتے ہیں کہ ایک وقت ضرور ایسا آئے گا کہ یہ مدفون خزانے پھر ابھر آئیں گے اور زمین ان خزانوں کو یعنی خدا تعالیٰ کے نشانات کے خزانے باہر پھینک دے گی۔

اب میں آپ کو حضرت نوح کی دعا بتاتا ہوں (کلام الٰہی) فرماتا ہے: (-) نوح کی جو یہ دعا ہے یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھائی ہوئی دعا ہے۔ فرمایا: (-) اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ (-) اور یہ پڑھتے چلے جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ 'اس کی ذات بابرکات کے ساتھ ہم اس سفر کا آغاز کرتے ہیں (-) اس کشتی کا چلنا بھی اور اس کا ٹھہرنا بھی اسی کے نام سے ہے (-) یقیناً میرا رب بہت ہی بخشنے والا اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ الہامی دعا ہے اور جتنے بھی سمندر کے یا دریاؤں وغیرہ کے سفر اختیار کئے جاتے ہیں ان میں عام طور پر وہ (فرمانبردار) جو اس دعا سے واقف ہیں یہی دعا کرتے ہیں اور ہمیں بھی سب احمدیوں کو یہ دعا کرنی چاہئے قادیان میں تو سب کو اس دعا سے بہت ہی واقفیت تھی اور بچے بچے کو سکھائی جاتی تھی لیکن اب جو موجودہ نسلیں ہیں اس سے کچھ غافل ہوتی جا رہی ہیں۔ اس لئے میں یہ دعائیں دوبارہ پڑھ کر ان کا پس منظر آپ کو بتا رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو' اپنے ماحول میں سب عزیزوں کو یاد بھی کرائیں اور ان کا مضمون سمجھائیں۔ ان دعاؤں سے ایک ذاتی تعلق پید کر دیں تاکہ جب بچے یہ دعائیں مانگیں یا آئندہ جو بڑے بھی ہوں گے وہ مانگیں تو ان کے دل کی گہرائیوں سے یہ دعائیں اٹھیں اور اس مضمون کو سمجھ کر وہ یہ دعائیں کرنے والے ہوں۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی میں سوار ہونے کے بعد اللہ کے نام پر جو سفر اختیار کیا اس سفر میں ان کا ایک بیٹا ساتھ نہیں تھا اور جب وہ طوفان بہت بڑھا تو آپ نے دیکھا کہ وہ بیٹا ایک پہاڑی کے دامن میں کھڑا ہے۔ آپ نے اس کو آواز دی اور کہا کہ تم آجاؤ۔ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اس نے کہا میں تو اس پہاڑ میں پناہ لے لوں گا مجھے تمہاری کشتی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد اگلا منظر خدا تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ یہ بات ہو رہی تھی کہ ایک موج ان دونوں کے درمیان حائل ہو گئی اور وہ ہمیشہ کے لئے نظر سے غائب ہو گیا۔ اس پر حضرت نوح نے بڑی بے چینی سے یہ عرض کیا کہ اے خدا! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے اہل کو بچاؤں گا اور میں تیرے مقاصد کو' تیرے طریق کار کو نہیں سمجھ سکتا لیکن میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے اہل کو غرق ہوتے دیکھ لیا ہے۔ تو بہتر جانتا ہے کہ یہ کیوں ہوا ہے لیکن میرے ذہن میں ایک خلش سی پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو یہ جواب دیا: (-) اے نوح! یہ تیرا اہل نہیں تھا۔ (-) یہ بداعمال بچہ تھا اور بداعمال اولاد نبیوں کی اولاد نہیں ہوا کرتی۔ یعنی نبیوں کی طرف منسوب ہونے کی اہلیت نہیں رکھتی تو اہل بمعنی اہلیت کے ہے' محض خونی رشتے کے لحاظ سے اولاد ہونا مراد نہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) یہ تو غیر صالح لڑکا ہے۔ اس کے اعمال اچھے نہیں۔ یہ کیسے تیرا اہل ہو گیا۔ (-) پس مجھ سے مت سوال کر ایسی باتوں کے متعلق جن کا تجھے علم نہیں ہے۔ (-) میں تجھے نصیحت کرتا ہوں مبادا تو جاہلوں میں سے ہو جائے یعنی اگر تو نے احتیاط نہ کی تو خطرہ ہے کہ اسی نہج پر اگر آگے بڑھتا رہا تو ظالموں میں شامل ہو جائے گا۔ اس پر حضرت نوحؑ نے پھر بڑی بے قراری سے یہ عرض کیا: (-) اے میرے اللہ! میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ میں آئندہ کبھی تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو۔ (-) اور اگر تو نے مجھ سے بخشش کا سلوک نہ فرمایا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں یقیناً گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

یہاں جو مشکل مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ جس چیز کا انسان کو علم ہو اس کے متعلق تو وہ سوال ہی نہیں کرتا جس چیز کا علم نہ ہو اس کے متعلق سوال کیا جاتا ہے تو یہاں پھر یہ کیا گفتگو ہو رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تو نے آئندہ ایسی باتوں کا سوال کیا جس کا تجھے علم نہیں تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا اور حضرت نوحؑ کہتے ہیں کہ میں توبہ کرتا ہوں' میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے خدا! آئندہ کبھی میں ایسا سوال نہ کروں جس کا مجھے علم نہ ہو۔ تو یہ عجیب سا معمہ ہے کہ اگر علم ہو تو سوال کرنے کی ضرورت کیا ہے اور اگر علم نہ ہو تو سوال کرنا گناہ کیسے ہو گیا۔ دراصل یہاں سوال کی بجائے حضرت نوح کی پردہ داری فرمائی گئی ہے۔ ستاری

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفیق صالح

کچھ یادیں - کچھ باتیں

آج کے دن گذشتہ سال میں فیڈرل گورنمنٹ ہسپتال میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں تھا۔ میرے چاروں طرف ایک سناٹا تھا۔ ڈاکٹر اور نرسوں کی بھاگ دوڑ اور میرے اپنوں کے چہروں پر پریشانیاں دیکھ دیکھ کر میں کچھ یوں محسوس کر رہا تھا کہ میرے جو اپنے ہیں ان کے چہرے کچھ اترتے اترے سے ہیں۔ دوستوں رشتہ داروں کو مجھے ملنے کی پابندی تھی۔ صرف میری بیوی اور ایک بھانجے کو میرے پاس آنے کی اجازت تھی جو دن رات میری تیمارداری میں مصروف تھے۔ لیکن میں نے ان دونوں کے چہروں پر بھی عجیب کیفیت دیکھی ان سب لوگوں نے مصلحتاً مجھ سے یہ خبر چھپائی کہ آج کے دن ہمارے پاس ہماری بہت ہی پیار کرنے والی ہماری چاہنے والی ہماری الٹی سیدھی باتیں سننے والی اور پھر یہ کہنے والی کہ فیقے تم جب آتے ہو کئی برس کی ہنسی دے جاتے ہو۔ وہ ہم میں نہیں رہی۔

ویسے تو فروری کے اوائل سے ہی کراچی سے کوئی تسلی بخش خبریں نہیں مل رہی تھیں۔ ہوا کے رخ بھی بدلے بدلے سے ایک عجیب سراسیمگی لئے ہوئے محسوس ہوتے تھے جب بھی ٹیلی فون کیا ہمیں تسلی دی گئی کہ یہ ایک عام اور نارمل بیماری ہے جو کہ جلد ٹھیک ہو جائے گی آپ لوگ دعا کریں۔ حتی المقدور جو کچھ دعا ہو سکتی تھی وہ کی۔ لیکن دل کے کسی گوشے میں ایسا لگتا تھا کہ جیسے خبر اصل کچھ اور ہے جس کے اوپر عام روایتی الفاظ لپیٹ کر آپا حفیظ کی صحت کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ ایک دن ان کی بہو سے بات ہوئی تو میں نے محسوس کیا کہ ان کی آواز بوجھل سی تھی۔ تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج شام کی فلائٹ سے آرہا ہوں تاکہ میں آکر خود دیکھ سکوں کہ آپا حفیظ کا کیا حال ہے جو آپ ہم سے چھپا رہے ہیں۔ یہ شاید پانچ یا چھ مارچ کی بات ہے رات سلیمان طاہر سے بات ہوئی انہوں نے منع کیا کہ آنے کی ضرورت نہیں بس دعا کریں۔ لیکن میں یہاں یہ بتا دوں کہ نہ صرف آپا حفیظ کی اولاد نے بلکہ ان کے شوہر نے بھی توکل اور خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کی اعلیٰ مثال پیش کی کہ آخری دم تک بھی ناامیدی کا اظہار نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کا دامن نہیں چھوڑا اسی سے آس لگائے بیٹھے تھے لیکن معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ نے مصلحت کی کس چادر میں لپیٹ کر ہماری آپا کو اپنے پاس بلالیا۔

جانا تو سب کو ہے لیکن بعض انسان ایسے ہوتے ہیں یعنی شخصیات ہوتی ہیں جن کے جانے کا یقین آتا ہی نہیں ہے چاہے ان کو گئے کئی برس بیت جائیں۔ مجھے میری بیماری کے کافی دنوں کے بعد بتایا گیا۔ اور یہ بھی ڈاکٹر کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد اور پاس ڈاکٹر کو کھڑا کر کے اور وہ بھی نیند کا ٹیکہ لگا کر بتایا گیا تاکہ غنودگی کے عالم میں مجھ پر زیادہ اثر نہ پڑے۔ کیونکہ سب کو معلوم تھا کہ مجھے اچانک یہ خبر ادھر ادھر سے معلوم ہو گئی تو اس کا اثر الٹا بھی ہو سکتا ہے۔

آپا حفیظ صاحبہ سے میرا رشتہ بہت عجیب تھا کہنے کو وہ ہماری بہن تھیں ہم ان کو آپا کہتے تھے لیکن یہ وہ آپا تھیں جو ماں کے درجے کے بہت قریب ہوتی ہیں۔ ان کے بچے تقریباً ہماری ہی عمر کے ہیں۔ انہوں نے کبھی تمیز نہیں کی تھی۔ بہت پیار کرتی تھیں مجھ سے۔ گھنٹوں ان کے گھر میں رہتا تھا۔ بچپن میں بعض اوقات ان کے ہی گھر سو بھی جاتا تھا۔ میرے گھر والے ڈھونڈتے وہاں پہنچتے تھے تو پتہ چلتا تھا کہ شام کو آیا تھا یہیں کھانا کھایا اور سو گیا۔ اور خاص طور پر کرکٹ کے سیزن میں تو میں اپنے گھر کم ہی آتا تھا سارا دن ان کے ریڈیو پر کمنٹری سنتا رہتا انہوں نے کبھی منع نہیں کیا بس کبھی پوچھتی کہ فیقے یہ تو سب انگلش بولتے ہیں تمہیں کیا سمجھ آتی ہے اور میں ان کو ساری کمنٹری سنا دیتا اور وہ بہت خوش ہوتیں۔

پھر ان کے حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ وہ کراچی چلی گئیں اور رابطے بظاہر کم ہو گئے لیکن جب بھی ملاقات ہوئی تو آپا حفیظ وہی آپا حفیظ لگیں جو ۵۴-۱۹۵۳ء میں تھیں۔

آج جہاں بیت محمود اور پکے مکان ہیں وہاں کچے مکان میں رہتی تھیں ان کچے مکانوں کو گرا کر ہی یہ نئے پکے مکان بنائے گئے تھے۔ بس وہاں سے وہ گئی تو آخری دم تک کراچی ہی میں رہیں اولاد کے سامنے بھی ان مٹ نقوش چھوڑے ہوں گے دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے بھی انمٹ نقوش چھوڑے ہوں گے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا میرا اور ان کا تعلق کچھ اس قسم کا تھا۔ ایسا عجیب تھا کہ میں حالانکہ عمر میں بہت چھوٹا تھا لیکن پھر بھی وہ مجھ سے ایسی باتیں کر لیتی تھیں کہ جن کا ان کے دل پر بوجھ ہو میں ان کو کوئی حل بتاتا یا کوئی چٹکلہ لطیفہ سنا دیتا ہنسی مذاق کی باتیں کرتا تو بہت خوش ہوتیں اور بار بار کہتی کہ فیقے جب تم چلے جاتے ہو تو میں تمہاری باتیں یاد کر کے کتنا عرصہ تک ہنستی رہتی ہوں۔ بڑے پیار سے مجھے اپنے پاس بٹھاتیں اور اپنے آپ کو گویا سمیٹ کر تیار ہو کر بیٹھتی کہ اب ہنسنے کے لئے تیار ہو کر بیٹھنے دو۔ پھر گھنٹوں محفل چلتی۔ ہنستے ہنستے ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ لیکن ان کی کوشش یہی ہوتی کہ جتنی دیر بھی رہ سکیں اکٹھے رہیں اس کے لئے کبھی وہ اکٹھے کھانے کا بندوبست کرتیں اور کبھی اور بہانہ ڈھونڈ نکالتی۔

ان کی شخصیت کی خاص باتیں جو ان کو ایک خاص مقام پر لے جاتی ہیں وہ ان کی سادہ مگر زندہ دل طبیعت تھی۔ جب ان کے حالات سازگار نہ تھے اور رزق بھی وافر نہ تھا۔ دولت اور زندگی کی سہولتیں بھی ان کے پاس موجود نہ تھیں جب وہ کراچی میں گئیں تب بھی وہ اپنے حال میں خوش تھیں اور مہمان نوازی ویسی ہی رہی۔ بھائی جان نے اس طرح محنت کی کہ ان کو مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لمبے عرصہ کی محنت اور شدید محنت کے بعد انہوں نے جو اپنا مقام بنایا اور پھر خدا نے دولت۔ عزت۔ سب کچھ دیا تب بھی وہ ویسی ہی رہیں نہ ان کی طبیعت میں غرور آیا نہ تکبر بالکل ایسے لگتا تھا کہ ان کے پرس میں بس چند روپے ہیں جو آج سے ۴۰ برس پہلے ہوا کرتے تھے یا شاید اس سے بھی کم ہوں۔ کبھی کسی پرانی امارت کا اظہار نہیں کیا۔ وہی سادہ زندگی گزاری جو دولت آنے سے پہلے گزاری تھی۔

خدا تعالیٰ نے ہماری آپا کو چاروں طرف سے سکھ سے دولت سے مالا مال کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دم خیال رکھنے والا بہت دھیمے لہجے میں بات کرنے والا اور سالہا سال گزر جانے کے بعد بھی غصہ نہ کرنے والا شوہر دیا حد درجہ اطاعت گزار سعادت مند اور بے انداز پیار کرنے والی اولاد دی۔ پھر خدا تعالیٰ نے اولاد پر علم کے دروازے کھول دیئے کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی M.B.A ہے اور ہر ایک اس تمام انعام کا مستحق اپنی والدہ کو قرار دیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانوں کو روکا نہیں اولاد سے بھی اگلے درجے تک خدا تعالیٰ نے احسانوں سے نوازنے کا سلسلہ نہ صرف جاری رکھا بلکہ بڑھا دیا اور اولاد کے آگے اولاد کے سکھ بھی ان کو دیکھنے کو ملے۔

یہ خدا تعالیٰ کی بڑی بندہ نوازی ہوتی ہے کہ وہ کسی ایک کو اس طرح چن لے اور پھر اس کو نوازتا ہی چلا جائے۔ ہماری آپا حفیظ تو بہت معصوم تھیں جن میں جان بھی کوئی بہت زیادہ نہیں تھی۔ وہ تو ایک ہلکے سے اشارے پر ہی اپنے مولا کے حضور پیش ہونے والی تھیں پھر پتہ نہیں کیوں اتنے موذی مرض میں ان کو مبتلا کیا اور تکلیف ہوئی۔ سمجھ نہیں آتی کہ ان کو کیا دعا دوں۔ دعا تو اس کو دی جاتی ہے جس کو رخصت کرنا ہوتا ہے۔ جو دنیاوی طور پر اور جسمانی طور پر ہی رخصت ہوئی ہو لیکن اس کی یادیں۔ اس کی باتیں ہم سے اتنی قریب ہوں انہیں کیا کیا جائے۔ کہ گذشتہ دنوں میرا کراچی جانا ہوا۔ تو کسی نے مجھ سے میرے پروگرام کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ میں نے فلاں فلاں جگہ جانا ہے اور آپا حفیظ کے گھر جانا ہے تو اس نے مجھے ایک خبر کی طرح بتایا کہ آپا حفیظ تو فوت ہو گئیں ہیں۔ میں نے کہا آپا حفیظ فوت ہوئی ہیں آپا حفیظ کا گھر تو موجود ہے۔ سو کئی گھنٹے ان کے گھر گزارے ان کے گھر کی ہر ہر چیز میں آپا حفیظ ہی نظر آئیں۔

خدا تعالیٰ ہماری بہن کو اپنے قرب سے نوازے اور جنت کے ان اعلیٰ مقام جس کی وہ حقدار تھیں سے نوازے آمین۔

بہت دور تک نظر دوڑائی بہت غور کیا ہمارے خاندان میں کیا کوئی ایسی خاتون ہے جو آپا حفیظ کا بدل بن سکے۔ تو دل میں یہی آیا کہ ایسا رشتہ جو پینتالیس برس سے قائم تھا وہ آج ایک دم سے کیسے قائم ہو سکتا ہے۔ آپا حفیظ آپا حفیظ ہی تھیں۔ اور آپا حفیظ آپا حفیظ ہی رہیں گی۔

Shabqadar incident

IT was shocking to read about the news of the killing of an Ahmadi lawyer in Shabqadar and the revolting details of stoning of the victim, gouging out of his eyes (presumably while he was still alive) and the dragging of his body tied to a rope.

Your correspondent mentioned that people were seen congratulating each other on their 'heroic' deed.

Such inhuman behaviour cannot be expected even from beasts. I am afraid, however, that each member of the crowd must be considering himself a fine human being, a good Pakistani and a true Muslim. The fault is not so much of the mob, as that of the rabble-rousers and self-appointed defenders of the Faith.

I consider it deplorable that no political or religious leader, either from the ruling alliance, has come out with a statement condemning the incident. Earlier in the Gujranwala incident too the political leaders had kept discreet silence even when it became obvious that the victim was not guilty of any crime.

Unless our leaders of public opinion speak out clearly and loudly for tolerance, justice and humane behaviour, such condemnable incidents will continue to occur. There will be very little justification then for us to call ourselves a civilised society.

M.M. USMANI
Karachi

DAWN TUESDAY, APRIL 18, 1995

انگریزی اخبار ڈان کے ۱۸- اپریل ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ایم- ایم- عثمانی (کراچی) خطوط کے کالم میں شب قدر کے واقعہ سے متعلق لکھتے ہیں:-

ایک احمدی (وکیل) کی ہلاکت کی خبر پڑھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ اور اس ہلاک ہونے والے احمدی پر پتھراؤ کی جو تفصیل شائع کی گئی ہے۔ اسے پڑھ کر خون کھولتا ہے۔ اس کی آنکھیں نکال دی گئیں (جبکہ غالباً ابھی وہ زندہ ہی تھا) اور اسے رسی کے ساتھ باندھ کر گھسیٹا گیا۔ آپ کے نمائندے نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس نے دیکھا کہ لوگ اس "بہادری کے معرکے" پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ اس قسم کا غیر انسانی سلوک درندوں سے بھی متوقع نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجمع میں سے ہر شخص اپنے آپ کو ایک اچھا انسان' ایک اچھا پاکستانی اور

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجیب الرحمان شامی کا کالم جلسہ عام- روزنامہ جنگ ۵ مئی ۱۹۹۵ء

شادیوں کی بربادیاں

پاکستان میں اب شادیاں جس دھوم دھام سے ہو رہی ہے اور نکاح اور ولیمے کی تقریبات کو اہل ثروت اور اہل اختیار نے جس طرح نمود و نمائش کا ذریعہ بنا لیا ہے اسے کوئی زندہ اور بامقصد معاشرہ برداشت نہیں کر سکتا۔ لاکھوں روپے صرف ایک وقت کے کھانے پر اڑا دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہوتا ہے اس کا اندازہ اسی ایک بات سے لگا لیجئے۔ بڑے بڑے علماء کرام موجود ہیں۔ مفتیان عظام کی بھی کمی نہیں۔ مشائخ حضرات بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں' قناعت اور کفایت شعاری کے گن گانے والے لیڈر بھی کم نہیں ہیں' اس سب کے باوجود فضول خرچی اور شو بازی ہے کہ اس کا سیلاب بڑھتا چلا آتا ہے۔ کسی شخص کو اس کے سامنے بند باندھنے کی فکر نہیں ہے۔ بہت کم ایسے ہیں کہ جو اپنی ذات کا چراغ بنا کر روشن کریں۔

ممتاز شخصیات میں سے ایک ڈاکٹر اسرار احمد ہیں کہ اس میدان میں جھنڈا گاڑے ہوئے ہیں۔ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے نکاح مسجد میں پڑھے اور ولیمہ سادگی سے کر کے دکھایا۔ لڑکیوں کی شادی میں تو بارات کا کھانا انہوں نے ممنوع قرار دے لیا ہے۔ ان کے نیاز مند اور مرید بھی ان کی پیروی کی کوشش کرتے ہیں اور یوں اندھیروں کے سامنے کھڑے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور مذہبی رہنما نے سادگی کو تحریک بنانے کی کوشش نہیں کی۔ نواز شریف وزیر اعظم تھے تو انہوں نے اپنے اوپر پابندی عائد کر لی تھی کہ کسی ایسی شادی میں کھانا نہیں کھائیں گے جس میں گوشت کا استعمال ایک سے زیادہ سالنوں میں کیا گیا ہو۔ اپنی بیٹی کی رخصتی بھی انہوں نے انتہائی سادگی سے کی۔ گنتی کے چند مہمان بلائے اور بس۔ گزشتہ دنوں صدر فاروق لغاری نے بھی اپنے ہاں ایک شادی بڑی خاموشی اور سادگی سے کی۔ لیکن سرکاری اور قومی سطح پر اس کا کوئی اہتمام نہیں کیا جا رہا۔ چند ہزار روپے تنخواہ پانے والے افسران کرام ہزاروں افراد کو فائیو سٹار ہوٹلوں میں مدعو کرتے ہیں اور صدر اور وزیر اعظم وہاں رونق افروز ہوتے ہیں' تصویریں کھنچواتے ہیں اور اپنے میزبانوں کے اثر و رسوخ کا اشتہار بن جاتے ہیں۔

اخبارات کا عالم یہ ہے کہ امیرانہ شادیوں کے مہمانوں کی تصویریں بنا کر لمبی لمبی پٹیوں کی شکل میں چھاپتے ہیں کہ فلاں' فلاں اور فلاں صاحبان فلاں ابن فلاں کی شادی کی تقریب میں شریک ہیں۔ گویا یہ حضرات پر تکلف کھانا کھا کر کوئی قومی فریضہ سرانجام دے رہے ہیں یا کشمیر کے محاذ پر داد شجاعت دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہر ایسی شادی کے مہمانوں کی تعداد اور کھانے پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل چھاپی جائے اور پھر معزز میزبان کی آمدنی کے بارے میں بھی بتایا جائے کہ کتنی ہے اور کہاں سے وصول ہو رہی ہے۔ انہوں نے انکم ٹیکس کتنا دیا ہے اور دولت ٹیکس کا بوجھ کتنا اٹھایا ہے؟ اس کے بجائے ان کو رستم زماں بنا کر ان کی تشہیر کی جاتی ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ایک ایسا قانون ابھی تک موجود ہے جس کے تحت ایک خاص تعداد سے زیادہ مہمانوں کو مدعو کرنا اور چند ہزار سے زیادہ کا جہیز دینا قابل دست اندازی پولیس جرم ہے۔ اس قانون کا کھلا مذاق جنرل ضیاء الحق کے دور میں بنایا گیا۔ ان کے ایک وزیر صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی اس شان سے کی کہ اس میں پانچ ہزار سے زیادہ مہمان شریک تھے۔ جنرل صاحب نے بھی اس میں شریک ہو کر کھانا تناول فرمایا۔ بس وہ دن تھا کہ پھاٹک کھل گیا۔ میں نے اس وقت بھی ان کے سامنے پر زور احتجاج کیا تھا اور قانون کی پابندی کرنے بلکہ اسے مزید سخت کرنے بنانے کی اپیل کی تھی..... لیکن جنرل صاحب نے یہ بات شاید اس لئے نہ سنی کہ سیاسی پارٹیوں پر پابندی لگانے کے بعد وہ ولیمہ پارٹی سے الجھنا نہیں چاہتے تھے۔

شادیوں کے اس انداز نے سفید پوشوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ انہیں کوئی جائے پناہ نہیں مل رہی۔ لطیفہ یہ ہے کہ اہل ثروت اور اہل اقتدار کی شادیوں میں شرکت کا اچھا خاصہ بوجھ بھی قومی خزانے کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ صدر اور وزیر اعظم تو رہے ایک طرف' عام سرکاری افسر بھی سرکاری خرچ پر مختلف شہروں میں جاتے ہیں۔ دورے بنا کر ٹی اے ڈی اے وصول کرتے ہیں اور ولیمے بھی اڑاتے ہیں۔ اگر کسی ایک شہر میں کسی ایک بڑی شادی کے دن سرکاری افسروں کی حرکات و سکنات نوٹ کی جائیں تو معلوم ہو گا کہ اچانک دو سو افسران کو کراچی سے اسلام آباد یا اسلام آباد سے کراچی جانا پڑ گیا ہے۔ گویا ایک وقت کی روٹی کھانے کا سرکاری بل پانچ سے سات ہزار روپے فی کس ادا کیا گیا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق اگر شادیوں کی تقریبات کو پابند کفایت (بلکہ شرافت) بنا دیا جائے تو گوشت کی قیمتوں میں تیس سے چالیس روپے کلو تک کمی ہو سکتی ہے۔ ایک سال میں پاکستانی قوم سے تعلق کا دعویٰ رکھنے والے افراد جو کچھ شادیوں پر اڑا دیتے ہیں اگر انہیں قومی قرضہ واپس کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو اہل پاکستان کی کمر بہت جلد سیدھی ہو سکتی ہے۔

وقت آ گیا ہے کہ رشوت خوروں' بلیک مارکیٹروں غیر حاضر زمینداروں اور نو دولتیوں کو لگام ڈالی جائے اور ان کا پیچھا کیا جائے۔ شادی ایک فیملی فنکشن ہے اسے میلہ بنانا اسلامی معاشرے کی بنیادی روح اور اقدار کے خلاف ہے۔ یہ خلاف سنت بھی ہے اور خلاف شریعت بھی۔ میں نے اپنے طور پر فیصلہ کر لیا ہے کہ شادی کی کسی ایسی تقریب میں شرکت نہیں کروں گا جس کا مقصد اثر و رسوخ اور دولت کی نمائش ہو۔ لازم ہے کہ باشعور اہل وطن آگے بڑھیں اور اس برائی کے خلاف جہاد کا آغاز کریں یہ بے لگام شادیاں سماج کی بربادی کا سبب بن رہی ہیں' ان میں بجنے والی شہنائیاں عام آدمی کے لئے نوحہ غم ہیں۔ ان کی آواز کو بند کرنے کی ضرورت ہے۔

(الفضل) آج سے ساٹھ سال پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کے مطالبات میں شادی بیاہ کی تقاریب کے اخراجات محدود کرنے کے لئے جو ارشادات فرمائے تھے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مذہبی دنیا میں شادیوں کو سادگی سے منانے کی تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے کس اعلیٰ طریق پر فرمائی تھی۔

شادی بیاہ "شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر بھی اخراجات میں اصلاح ہو سکتی ہے کہ نئے ماحول کے ماتحت اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مد نظر رہے کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم دی جائیں۔

نقد جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور کپڑا اور نقدی کی صورت میں دیدے۔

ولیمہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہوا ہو گا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے ہوتے ہیں حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے۔ یا جیسا کہ (-) ہے ایک بکرا ذبح کیا شوربا پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا۔

جہیز پھر میں نے دیکھا ہے کہ اب تک یہ مرض بھی چلا جا رہا ہے کہ لڑکی والے یہ پوچھتے ہیں کہ زیور کیا دو گے اور ایسا کہتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی۔ کوئی شخص اپنی طرف سے جس قدر چاہے دے لیکن لڑکی والوں کی طرف سے ایسی بات کا کہا جانا لڑکی کے فروخت کرنے کے مترادف ہے۔

مہر "پھر مہر بھی حد سے زیادہ مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہزار روپیہ مہر ہوتا ہے۔ بعض زیادہ بھی ہیں زیادہ ان حالتوں میں ہیں جن میں عورتوں کو (قانونی) حصہ نہیں مل سکتا۔ وہاں مہر اتنا ہے کہ وہ کمی پوری ہو جائے۔ مگر یہاں میں نے دیکھا ہے کہ معمولی معمولی آدمی دس دس اور پانچ پانچ ہزار مہر مقرر کرتے ہیں حالانکہ انکی جائیدادیں اور آمدنیاں بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ بہرحال حیثیت کے مطابق ہونا ضروری ہے"

مہر واجب الادا ہوتا ہے "(دین حق) اس قسم کی نمائش کو جو دھوکہ کا موجب ہو جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں اور جو حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہؓ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے پس ایسا ہی کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی ایک دفعہ ہی سارا ادا نہ کر سکے تو کچھ مدت میں ادا کر دے۔ معجل یا غیر معجل بعد کی ایجاد ہیں۔ (دینی قانون) سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ بس جہاں تک ہو سکے پہلے ادا کرنا چاہئے۔ ورنہ آہستہ آہستہ یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے۔ اس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے۔"

مہر کی مقدار مناسب "میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمدنی کی کی ہے۔ یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کر دو۔ اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے الوصیت کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے۔ اس بنا پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی قربانی ہے کہ جس کے بدلے میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے۔"

انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکی - عراق سرحدی تنازعہ

عراق نے گذشتہ سوموار کے روز پاکستان سے کہا ہے کہ وہ برادر ملک ترکی سے کہے کہ عراق ترکی سرحدوں کا جھگڑا نہ اٹھائے۔ عراق کے سفیر کمال۔ ایم۔ عیسیٰ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ترکی نے ہمارے حق اقتدار کے خلاف بات کی ہے اور کوشش کی ہے کہ ہماری سرحدوں کی خلاف ورزی کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عراق اپنی زمین کا ایک ایک انچ بچانے کی کوشش کرے گا۔ سفیر موصوف نے پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ ترکی کو متنبہ کریں کہ وہ عراق ترکی سرحد کی بات نہ چھیڑیں اور اسی طرح عراق کے اندرونی معاملات میں بھی دخل اندازی نہ کریں۔ دراصل یہ عراق کا ردعمل ہے ترکی کے شمالی عراق میں اس خیال سے داخلے پر کہ کرد جو ایک الگ علاقہ مانگ رہے ہیں وہ شائد اس شمالی علاقے کو بھی اس میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ سفیر موصوف نے کہا کہ ان کی حکومت نے ترکی کو سختی سے اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کی فوجوں کو شمالی عراق کے نو فلائی زون میں پروازوں کی اجازت دے۔

☆○☆

بھارت میں صدارتی نظام؟

گذشتہ روز ہندوستان حکمران کانگریس پارٹی نے حزب اختلاف کے اس نظریہ کو مسترد کر دیا کہ موجودہ طرز حکومت کو بدل کر صدارتی طرز حکومت اختیار کر لیا جائے۔ کانگریس کے نمائندے وٹھل گیک جل نے رپورٹروں سے کہا کہ حکومت اس بات کی کوشش کرے گی کہ برطانوی ویسٹ منسٹر کے طریق پر جو جمہوریت ملک میں اس وقت رائج ہے۔ اس کی خامیوں کو دور کرے۔ صدارتی طرز حکومت کی بات کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کانگریس پارلیمانی سسٹم کو جاری رکھنے کا عہد کر چکی ہے۔ اس طرز حکومت میں حکومت ذمہ دار بھی ہوتی ہے اور جواب دہ بھی اور پارلیمان اس کا احتساب بھی کر سکتی ہے۔ اخبار نویسوں نے ہندو نیشنلسٹ بھارتیہ جنتا پارٹی کی طرف یہ بیان منسوب کیا ہے کہ پارلیمانی سسٹم میں ترامیم کی ضرورت ہے اور ایک ترمیم یہ بھی ہے کہ طرز حکومت صدارتی کر دیا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس نظریہ کی حمایت بہت سے سیاسی رہنما کرتے ہیں جن میں سابق کانگریس کے وزیر دسنت ساٹھی اور سابق انڈین پریذیڈنٹ آرونکٹار امن بھی شامل ہیں۔

☆○☆

عراق کویت جنگ کے پاکستانی متاثرین

گذشتہ سوموار کے روز کویت میں ایک اعلان کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ کویت عراق جنگ کے دوران کویت پر عراقی حملے کے نتیجہ میں جن پاکستانیوں کو نقصان پہنچا تھا انہیں پانچ کروڑ ڈالر کی رقم دی گئی ہے۔ پاکستانی سفارت خانے میں کمیونٹی ویلفیئر اتاشی نے ایک انگریزی اخبار کو بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کے کمیشن کے سیکرٹریٹ نے پاکستان کو جنیوا میں بتایا ہے کہ کتنی رقم پاکستانیوں کو دی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ۳۲ ملین ڈالر "اے" کیٹیگری کے ۸۲۲۷ افراد کو اور کیٹیگری سی کے ۱۱۰۰۵ افراد کو ۱۸ ملین ڈالر دئے گئے ہیں۔

☆○☆

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات

بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں مجوزہ انتخابات کے دوران امن و امان قائم رکھنے کے لئے بھارت کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہاں ایک لاکھ مزید فوج بھیجے جائیں گے۔ مسلمانوں نے بار بار اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ اس انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے یعنی ان کا بائی کاٹ کریں گے ذرائع نے بتایا ہے کہ پی۔ ایس۔ ایف۔ پیرا ملٹری کے دو بٹالین پہلے ہی کشمیر بھیجے جا چکے ہیں۔ اور ۱۸۔ مزید بھیجے جائیں گے۔ البتہ اس بات کا انتظار کیا جائے گا کہ حکومت انتخابات کی تاریخ مقرر کر دے۔ ہندوستانی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے علاقہ میں جمہوریت کو بحال کرنے کے لئے ایک ۸۷ اراکین کی اسمبلی تشکیل دی جائے گی اور یہ کام ۱۷۔ جولائی سے پہلے پہلے ختم کر لیا جائے گا۔ کیونکہ اس تاریخ کو وفاقی حکمرانی کا وہاں خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وقت بھی مجاہدین سے لڑنے کے لئے لاکھوں ہندوستانی فوجی اور دیگر فوجیوں جیسے لوگ وہاں موجود ہیں مجاہدین کے گروہوں نے کشمیری مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس انتخاب کا بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بدلے میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے ہونا چاہئے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ ریاست کے لوگ کس قسم کی حکومت چاہتے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تین سینئر کشمیر گورنمنٹ کے افسر موجود الوقت میں ایک خفیہ رپورٹ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ بھارتی الیکشن کمیشن اس رپورٹ کو سامنے رکھ کر انتخابات کا فیصلہ کرے گا۔ سینئر انٹیلی جینس افسروں نے کہا ہے کہ اگر انتخابات منعقد نہ ہوئے تو مزید فوجی نفری جو اس وقت ٹریننگ حاصل کر رہی انہیں بھی مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین سے لڑنے کے لئے یہاں رکھا جائے گا۔ ایک اندازے کے مطابق ۱۹۸۹ء سے لے کر اب تک مقبوضہ کشمیر میں گیارہ ہزار افراد مارے گئے ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں مسلمانوں نے بھارتی حکمرانی کو ختم کرنے کے لئے مہم شروع کی تھی۔

☆○☆

بھارتی عام انتخاب

بھارت میں کانگریس آئی جو اس وقت برسراقتدار ہے کو صوبائی انتخابات میں گذشتہ ایام میں بھاری شکست ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کچھ پرانے اور مستعد کارکن پارٹی کو چھوڑ بھی گئے ہیں اور پارٹی کے خلاف باتیں بھی کرتے ہیں۔ نرسیماراؤ کی حکومت نے آئندہ عام انتخابات کو اصل وقت سے پہلے کروا لینے کا پروگرام بنایا ہے۔ اگرچہ چاہا تو یہ جا رہا ہے کہ یہ انتخابات جون ۱۹۹۶ء میں ہوں۔ لیکن ہوم منسٹری نے الیکشن کمیشن کو لکھا ہے کہ جون میں بارشیں ہوتی ہیں مئی میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور زراعتی ذمہ داریاں نبھانے کا وقت اپریل میں ہوتا ہے اس لئے اگر اپریل کے آغاز میں انتخابات کروا لئے جائیں تو مناسب ہو گا۔ بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ انتخابات اپریل سے بھی پہلے ہو جائیں۔ الیکشن کمشنر کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ سخت گیر ہیں۔ ان کا نام ٹی۔ این۔ سیشن ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ تو حکومت کی بات مان لی تھی کہ ۹ پارلیمنٹری سیٹوں کا جن کا ضمنی انتخاب مئی ۲۷۔ کو ہونا تھا اپریل ۱۹۹۶ء سے پہلے کرا لیا جائے۔ لیکن ابھی تک کہا نہیں جا سکتا کہ وہ جنرل انتخابات کے متعلق کیا رویہ اختیار کریں گے۔

☆○☆

مکہ میں ایرانی حاجی

بتایا گیا ہے کہ ایرانی حاجیوں کے کیمپ کے گرد درجنوں مسلح گاڑیاں کھڑی کر دی گئی ہیں کیونکہ ریاض حفاظتی اقدامات کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان گاڑیوں کے علاوہ پولیس کی کئی گاڑیاں جن میں مشین گنیں لگی ہوئی ہیں گلی کوچوں میں گھوم رہی ہیں۔ خاص طور پر ان عمارتوں کے ارد گرد جہاں ایرانی حاجیوں کو رکھا گیا ہے۔ بعض عمارتوں کے چھجوں پر سعودی کمانڈو متعین کئے گئے ہیں۔ یہ وہ عمارتیں ہیں جو ایرانی نمائندوں کے لیڈر محمد محمدی ریشاہری کا مرکزی دفتر ہے۔ ریشاہری نے گذشتہ جمعہ متنبہ کیا تھا کہ ایرانی حاجی مکہ کے مقدس مقامات پر یعنی منا یا میدان عرفات میں امریکہ کے خلاف مظاہرے کریں گے۔ سعودی عرب نے ان مقامات پر مظاہرے کرنے پر پابندی لگا رکھی ہے۔

☆○☆

اردنی حزب اختلاف

اردن میں حزب اختلاف کے گروہوں نے کہا ہے کہ وہ حکومت کی اس پابندی کی ہرگز پرواہ نہیں کریں گے کہ اسرائیل کے ساتھ بہتر تعلقات بنانے کے خلاف کانفرنس کی جائے۔ ان گروہوں کی تعداد گیارہ ہے اور یہ ۲۶۔ مئی کو عمان میں کانفرنس کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات اسلامک ایکشن فرنٹ نے بتائی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ امید ہے کہ حکومت لچکدار رویہ اختیار کرے گی اور بالآخر ہمیں اس بات کی اجازت دے دے گی کہ ہم اس کانفرنس کا انعقاد کر لیں۔ انہوں نے حکومت پر یہ الزام لگایا ہے کہ کوئی وجہ بتائے بغیر ان کی کانفرنس پر پابندی لگائی گئی ہے۔ حالانکہ حزب اختلاف کا اس کانفرنس سے صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی پارٹیوں کو مضبوط سے مضبوط کرے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ ان گروہوں کی آپس میں مضبوطی کا مطلب یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ حکومت کی مخالفت کر سکیں۔

☆○☆

اردنی حزب اختلاف / ایران

اردن کے حزب اختلاف کے گروہوں نے کہا ہے کہ ایران کو چاہئے کہ عراق کے خلاف لگائی گئی پابندیوں کی پرواہ نہ کرے۔ امریکہ عراق کو دوسرے ممالک سے الگ تھلک کر دینا چاہتا ہے۔ یہ حزب اختلاف کے گروہ تعداد میں گیارہ ہیں اور انہوں نے ایران سے کہا ہے کہ وہ عراق کے ساتھ اپنے تعلقات کا ایک نیا باب کھولے۔ اور عراق پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں ان کے خلاف کام کرے۔ کیونکہ ان پابندیوں کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ عربوں اور اسلامی ملکوں کے خلاف ایکشن لینا چاہتا ہے۔ ان گیارہ گروہوں نے متفقہ طور پر ان پابندیوں کی مذمت بھی کی جو تہران کے خلاف صدر بل کلنٹن نے گذشتہ اتوار کے روز لگائی تھیں انہوں نے عرب اور مسلمان ممالک کو اپیل کی کہ وہ بل کلنٹن کی ان پابندیوں پر ہرگز عمل نہ کریں۔

چیچنیا میں لڑائی

امریکہ کے صدر بل کلنٹن جب روس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورہ پر آئے تو عالمی ذرائع ابلاغ نے یہ بتایا کہ ان کی صدر بورس یلسن سے ملاقات میں جو مسائل زیر بحث آئیں گے ان میں چیچنیا میں روس کی مداخلت بھی شامل ہے۔ امریکی صدر کی روس روانگی سے چند دن قبل امریکہ کی طرف سے روس کے خلاف ایک سخت بیان بھی جاری کیا گیا تھا جس میں روس کے اس طرز عمل پر سخت تنقید کی گئی تھی جو وہ چیچنیا میں روا رکھ رہا ہے۔

امریکی صدر روس پہنچے اور صدر بورس یلسن سے بات چیت شروع کی تو جنگ میں شدت آگئی بتایا گیا ہے کہ روسی فوجیں دارالحکومت گروزنی کے گردو نواح میں چیچن مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ یہ ٹھکانے مختلف دیہات میں قائم ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان جھڑپوں میں ۳۸ مجاہدین اور ایک روسی فوجی ہلاک ہو گیا ہے۔ تاہم آزاد ذرائع سے ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

روسی ترجمان نے بتایا ہے کہ وہ صرف مجاہدین کے حملوں کا جواب دے رہے ہیں۔ گروزنی میں مجاہدین نے ایک روسی چوکی پر بھی حملہ کیا ہے۔ روس کی طرف سے جنگ عظیم دوم میں فتح کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر جنگ بندی کا اعلان کیا تھا لیکن یہ اعلان موثر نہیں ہوا۔ خود روسی فوجیوں نے بھی اس کی خلاف ورزی کی ہے۔ روسی کمانڈر نے یہ بھی کہا ہے کہ اسے جنگ بندی جاری رکھنے کے کوئی احکامات موصول نہیں ہوئے۔

☆ ○ ☆

طالبان پر صدر ربانی کی افواج کا حملہ

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کی وفادار افواج نے کابل کے جنوب مغرب میں میدان شہر کے قریب طالبان پر ایک حملہ کیا ہے۔ علی الصبح کئے جانے والے اس زمینی حملے میں تین دن قبل اس جگہ پر فضائی حملے کئے جاتے رہے۔ افغانستان کی وزارت دفاع کے ترجمان نے کسی جانی نقصان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا طالبان اور صدر ربانی کی افواج میدان شہر میں آپس میں چند کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہیں۔ صدر ربانی کی افواج کے سربراہ احمد شاہ مسعود نے اس تازہ حملے کے بارے میں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔

طالبان نے چند دنوں سے میدان شہر سے کابل جانے والی شاہراہ پر رکاوٹیں کھڑی کر دی تھیں تاکہ دارالحکومت کابل کو ایندھن لیجانے والے کنوائے کو روکا جا سکے۔

اس وقت طالبان کا افغانستان کے ایک تہائی حصے پر قبضہ ہے جہاں انہوں نے سرسری سماعت کی فوجی عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ اور وہ اسلامی شریعت کے مطابق مجرموں کو قتل اور اعضاء کاٹنے کی سزائیں دے رہے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے طالبان سے اپیل کی ہے کہ وہ اعضاء کاٹنے کی سزائیں نہ دے۔ بتایا گیا ہے کہ بعض اوقات ان عدالتوں میں پیش کئے جانے والے مقدمے کی سماعت محض چند منٹ ہی جاری رہتی ہے۔

گزشتہ مارچ میں طالبان نے کابل کی طرف پیش قدمی کی تھی مگر صدر ربانی کی افواج نے ان کو مار کر بھگا دیا تھا۔ طالبان نے ملک کے مغرب میں بھی پیش قدمی کی تھی اور وہاں پر موجود شند نت ائربیس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے اس علاقے میں صدر ربانی کی افواج کے ہاتھ سے ایک فوجی چوکی چھین لی تھی۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر رانا منور احمد صاحب آف مانسہرہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "انفر رحمان" تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم رانا کرامت اللہ صاحب آف مانسہرہ کا پوتا اور رانا سعادت احمد کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور درازی عمر سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ خدیجہ بیگم صاحب بابت ترکہ شیخ محمد الیاس صاحب)

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ مکان نمبر ۴۱/۵۴ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مکرم شیخ محمد الیاس صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے کھاتہ ۲۶۶-۹/۴۹۴۶ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۱۳/۶۴۸۳ روپے موجود ہیں۔ نیز ان کے نام قطعہ نمبر ۴۱/۵۴ برقبہ ایک کنال واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا اس رقم کو میرے اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳-۹/۹۲۰۷ صدر انجمن احمدیہ میں ٹرانسفر کر دیں۔ نیز یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ ناصرہ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ سلمیٰ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ زاہدہ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ شاہدہ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
۸۔ مکرم محمد یحییٰ الیاس صاحب (بیٹا)
۹۔ مکرم محمد داؤد صاحب (بیٹا)
۱۰۔ مکرم عبد السلام صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

○ مکرم محمد اشرف صاحب سکنہ تخت ہزارہ ولد منظور احمد صاحب عرصہ ایک ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

کا سلوک ہوا ہے۔ ایک خفیف سا اعتراض دل میں پیدا ہوا ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا گیا اور چونکہ حضرت نوحؑ ایک بڑے بلند پایہ نبی تھے اس اعتراض پر خود آپ نے بھی معلوم ہوتا ہے پردہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے جو دعا کی ہے اور سوال کیا ہے وہ بتا رہا ہے کہ ادب اپنی جگہ ہے لیکن ساتھ ہی بے قراری بھی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کروں۔ میرا دل بے چین ہو گیا ہے۔ خدا کے جو اولوا العزم انبیاء ہوتے ہیں ان کا دل ایسی باتوں پر بے چین نہیں ہونا چاہئے۔ ان سے خدا یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ سمجھ جائیں کہ کچھ ایسے واقعات ضرور ہوئے ہیں جن کا مجھے علم نہیں لیکن خدا کے علم میں ہیں اور خدا کا فیصلہ سچا ہے۔ اس لئے فیصلے سے متعلق سوال اٹھانے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ یہ جو مضمون ہے یہ بہت ہی لطیف اور بہت گہرا مضمون ہے اور اس کو بھلا دینے کے نتیجے میں میں نے دیکھا ہے بہت سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے احمدی بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ (ائمہ جماعت) کے کئی ایسے فیصلے ہوتے ہیں۔ حضرت (امام جماعت الثانی) کے زمانے میں بارہا ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جو کسی باریک حکمت کے پیش نظر کئے جاتے ہیں اور ان کا دنیا کو علم دیا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ دوسرا مضمون بھی اس میں مخفی ہے اور بہت ہی اہمیت والا مضمون ہے۔ بعض دفعہ انسان ایک سوال کر کے مزید دکھ میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ اس کا جواب اس کو اور تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ایک بیٹا ہے جس کی بدکاری کے متعلق کسی کو علم نہیں' باپ کو علم نہیں' خدا تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا ہوا تھا اور نوحؑ نے جب شک کا اظہار کیا' ایسے شک کا اظہار جو اتنا خفی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شک کے طور پر پیش کرنا بھی پسند نہ فرمایا لیکن آپس میں جو مکالمہ ہوا ہے اس کی طرز بتا رہی ہے کہ اندر کیا بات تھی۔ ادب بہرحال قائم تھا اور اس وقت شک کے دوران بھی اتنا گہرا ادب تھا کہ اس ادب کے نتیجے میں اس وقت خدا نے آپ کو جاہل قرار نہیں دیا بلکہ یہ بتایا کہ آغاز اسی طرح ہوا کرتا ہے۔ ایک انسان اگر اپنے سے بالا ایسے لوگوں کے فیصلے جن کا احترام لازم ہے باریک نظر سے نہ دیکھے اور شک کی گنجائش ہو تو اس کا پہلا تقاضا تو یہی ہے کہ ادب اور احترام کی وجہ سے زبان نہ کھولے اور استغفار سے کام لے اور دعا سے کام لے لیکن اگر اس سے ایسا ہو بھی جائے اور بار بار ایسا ہو تو پھر خطرہ ہے کہ انسان مزید ٹھوکر کھا جائے گا۔ پس ایسے مختلف فیصلوں میں جہاں ایک (اہلِ ایمان) ایمان بھی رکھتا ہے اور ادب بھی رکھتا ہے وہاں بھی بعض دبی ہوئی آزمائشیں بھی بہت ہی خطرات کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں اور اس سلسلے میں نہایت اعلیٰ تعلیم یہ دی گئی ہے کہ اعتراض نہیں کرنا چاہئے' استغفار سے کام لینا چاہئے' اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے اور اللہ پر توکل کرنا چاہئے اور خدا سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ (-) کہ اے خدا! اگر تو نے بخشش کا سلوک نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو اس صورت حال میں میں یقیناً گھاٹا پانے والوں میں شامل ہو جاؤں گا اور اگر سوال اٹھتے ہی ہیں تو پھر یہ دعا بہت اچھی ہے۔ یعنی اس کا پہلا حصہ کہ (-) اے خدا! میں تیری حکمتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ میں نہیں جانتا کہ اس دنیا میں بہت سی باتیں کیوں ہو رہی ہیں۔ تیری تقدیر کیا کیا مخفی مصلحتیں لئے ہوئے ہے۔ تیرے فیصلے کو ہم دیکھ لیتے ہیں۔ تیری تقدیر پر نظر نہیں جاتی۔ اس لئے ہم تجھ سے ان شکوک کے بارہ میں پناہ مانگتے ہیں جو ایسے موقعوں پر دلوں میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۲۳۷ تا ۲۴۳)

بقیہ صفحہ ۴

ایک سچا مسلمان سمجھتا ہو گا۔ یہ ساری خطا ہجوم کی نہیں ہے ہجوم کی اسی قدر خطا ہے جتنی ان لوگوں کی جو جذبات کو ابھار دیتے ہیں اور ایمان کے از خود دفاع کرنے والے بنے ہوئے ہیں۔

میں اس بات کو نہایت افسوس ناک سمجھتا ہوں کہ کسی سیاسی یا مذہبی لیڈر نے یا حکومت کی اتحادی پارٹیوں میں سے کسی نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کوئی بیان نہیں دیا۔ اس سے قبل گوجرانوالہ کے واقعہ میں بھی سیاسی لیڈر خاموش رہے تھے۔ بلکہ اس وقت بھی خاموش رہے جب یہ بات واضح ہو گئی کہ جس شخص کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا تھا وہ کسی طرح بھی مجرم نہیں تھا۔ جب تک ہمارے لیڈر جو عوام الناس کے خیالات کے نمائندے ہیں صاف طور پر اور باآواز بلند برداشت' انصاف' اور ہمدردانہ انسانی رویے کے متعلق بات نہیں کرتے اس قسم کے قابل مذمت واقعات ہوتے رہیں گے۔ اور ہمارے لئے اپنے آپ کو ایک مہذب اور متمدن سوسائٹی کہلانے کا کوئی جواز باقی نہیں رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- مئی-1995ء
شدید گرمی اور لو چلنے کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستانی فوج کے سربراہوں کے اجلاس میں بھارتی فوج کی سرگرمیوں اور ممکنہ مہم جوئی کے پیش نظر اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ دفاعی تیاریوں اور دفاعی ضروریات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ مسلح افواج کو الرٹ رکھنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ چرار شریف کے سانحے کے بعد چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کی صدارت میں منعقد ہونے والے اجلاس میں پاکستان کی سلامتی کے سلسلے میں مضمرات پر تفصیل سے غور کیا گیا۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسمہاراؤ نے کہا ہے کہ ہم پاکستان سے جنگ نہیں کریں گے۔ انہوں نے جنگ کی بات کرنے والے وزیر کو پارلیمنٹ میں جھڑک دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ جنگ ان کی حکومت کی پالیسی نہیں ہے۔ مسٹر راؤ کے ایک سینئر وزیر نے کہا تھا کہ پاکستان کے ساتھ جنگ کی تیاری کرنی چاہئے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا اس قسم کے بیانات سے 'بقول ان کے' بھارت کے داخلی معاملات میں پاکستانیوں کی مداخلت پر بھارتیوں کی مایوسی کا اظہار ہوتا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سانحہ چرار شریف کے چھٹے روز بھی مظاہرے جاری رہے۔ بھارتی فوج نے مسلمانوں کے گھروں پر بم پھینکے جس سے کئی مکان تباہ ہو گئے۔ مظاہرین نے بھارتی فوج اور پولیس پر پتھراؤ کیا۔ سیکیورٹی فورسز نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی۔ متعدد شہری زخمی ہو گئے۔

○ منگل کی صبح آٹھ بج کر ۳۵ منٹ پر لاہور پشاور سمیت پنجاب اور سرحد کے وسیع علاقوں میں زلزلہ آیا۔ اس کی شدت درمیانے درجے کی تھی۔ کسی جانی یا مالی نقصان کا علم نہیں ہو سکا۔

○ بھارت نے مسلمان ممالک کے سفیروں کے سامنے اپنے اس سرکاری موقف کا اظہار کیا ہے کہ سانحہ چرار شریف کا ذمہ دار پاکستان ہے۔ یہ سازش کرائے کے غیر ملکی فوجیوں نے تیار کی ہے۔ بھارت کے سیکرٹری خارجہ مسٹر سلمان حیدر نے کہا کہ چرار شریف کی تباہی کی سازش "کرائے کے غیر ملکی فوجیوں" اور پاکستان کے تربیت یافتہ مجاہدین آزادی نے تیار کی تھی۔

○ امریکہ نے وارننگ دی ہے کہ خلیج میں جہازوں پر ایران کا حملہ ہو سکتا ہے۔ ایرانی سپیڈ بوٹس تاوان حاصل کرنے کے لئے جہاز کو بھی اغوا کر سکتی ہیں۔

○ حکومت نے ہنگامی طور پر اپوزیشن سے رابطے کا فیصلہ کیا چنانچہ چند روز قبل رات گیارہ بج کر ۵۵ منٹ پر ملک قاسم نے راجہ ظفرالحق کو فون پر مذاکرات کی پیشکش کی۔ حکومت نے سانحہ چرار شریف پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کے متعلق اپوزیشن کا مطالبہ تسلیم کر لیا۔ ۲۴ مئی کو اجلاس بلائے جانے کا امکان ہے۔ اجلاس بلانے کا مطالبہ مسٹر سرتاج عزیز نے خط کے ذریعے کیا تھا۔ راجہ ظفرالحق نے حکومتی پیشکش کے فوراً بعد لندن میں مسٹر نواز شریف سے رابطہ کیا۔

○ سینٹ کے چیئرمین نے مسٹر رضا ربانی کو اس وقت سخت ڈانٹ دیا جب اسیر اراکین قومی اسمبلی کو سینٹ کے اجلاس میں پیش نہیں کیا گیا۔

○ سینٹ نے ایک مشترکہ قرارداد کے ذریعے سانحہ چرار شریف کی مذمت کی ہے۔ اور اس کو ایک بزدلانہ فعل قرار دیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر ہم تعاون چاہتے ہیں اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ ہمارا ساتھ دے۔

○ بھارتی فوج نے چھ روز کی مسلسل لڑائی کے بعد بالآخر چرار شریف کے قصبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ آخری جھڑپ میں ۵ مجاہدین شہید ہوئے جن کا تعلق گوجرانوالہ' فیصل آباد آزاد کشمیر اور بدخشاں سے تھا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فاضل جج مسٹر جسٹس منیر اے شیخ کے خلاف اتفاق گروپ کے وکلاء کی درخواست چیف جسٹس ہائی کورٹ نے واپس بھجوا دی ہے اور کہا ہے کہ اس درخواست میں استدعا آپ سے کی گئی ہے لہٰذا آپ خود ہی اس کی سماعت کریں۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد الیاس نے اتفاق گروپ کے وکلاء کے خلاف توہین عدالت کیس کی سماعت کے لئے پانچ رکنی فل بنچ تشکیل دے دیا۔

○ اسلامی کانفرنس کے رابطہ گروپ نے بھارت کے خلاف قرارداد مذمت منظور کر لی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ درگاہ اور مسجد کی تباہی سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو صدمہ ہوا ہے۔ فوجی آپریشن۔ بے گناہوں کی شہادت ان کے گھروں کو آگ لگانا اور درگاہ کی تباہی شرمناک ہے۔ سلامتی کونسل کے صدر اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ان معاملات کا نوٹس لیں۔

○ چین نے گزشتہ دنوں جو ایٹمی دھماکہ کیا ہے امریکہ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ برطانیہ نے کہا کہ دھماکہ ہمارے لئے حیران کن نہیں تھا۔ فرانس نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ روس جرمنی اور جاپان اور قازقستان نے چین پر نکتہ چینی کی ہے۔

○ ایک یہودی باپ کی نومسلم بیٹی سے شادی کی خبر کے بعد پیپلز پارٹی کے دو ارکان اسمبلی نے مطالبہ کیا ہے کہ عمران خان کے کینسر ہسپتال کو سرکاری کنٹرول میں لے لیا جائے۔

○ آزاد کشمیر اسمبلی اور کشمیر کونسل کا مشترکہ اجلاس ۲۱ مئی کو ہو گا۔ صدر لغاری اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو سیشن سے خطاب کے لئے دعوت نامے جاری کر دیئے گئے۔ ۲۰ مئی کو آزاد کشمیر میں آل پارٹیز کانفرنس ہو گی جس میں تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں گے۔

○ بھارتی فوج کی کنٹرول لائن پر غیر معمولی نقل و حرکت کی خبریں ملی ہیں۔ آزاد کشمیر کے تمام سیکٹرز پر بھارتی فوج نے بھاری ہتھیاروں سے گولہ باری شروع کر دی ہے۔ عورتوں اور بچوں سمیت ایک درجن سے زائد شہری شہید ہو چکے ہیں۔ گندم کی تیار فصل کو فاسفورس کی گولیاں برسا کر جلا ڈالا سانحہ چرار شریف کے سانحہ سے مشتعل ہو کر ساہنی کے سرحدی گاؤں کے دو نوجوانوں نے بھارتی مورچوں پر حملہ کر دیا۔ دونوں مجاہد شہید ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کاشتکاروں کے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکثر تاجر اور صنعتکار لٹیرے ہیں۔ اس پر تقریب میں موجود ایک صنعتکار نے احتجاج کیا تو سندھ کے وزیر اعلیٰ اپنی بات پر قائم رہے اور انہوں نے کہا کہ میں مناظرے کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں چوروں کی بجائے اربوں کے ٹیکس اور قرضے ہضم کرنے والوں کا پیچھا کرنا چاہئے۔

○ روزنامہ جنگ نے ایک سروے میں کہا ہے کہ نڈھال کر دینے والی گرمی میں بچوں کو سکول بھجوانا ظلم ہے۔ والدین اور اساتذہ فوری طور گرمیوں کی تعطیلات کے حق میں ہیں۔ ایسے موسم میں بچوں کو سکول بھیجنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ نواز شریف سے ملاقات ہو گی تو تحریک عدم اعتماد لانے یا نہ لانے کا سوچیں گے فی الحال تو کام ٹھنڈا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چرار شریف ہو یا نواز شریف سب صیہونی سازش کا شکار ہوئے ہیں۔ کشمیر کی تقدیر مردانِ حر بدل سکتے ہیں۔ اچھی خبر بھی وہی بنائیں گے۔

○ کراچی کے ایک سیشن جج نے دو مقدمات میں ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا ہے۔

○ عالمی ادارہ صحت کی اطلاع کے مطابق امریکہ میں روزانہ ۵۰۰ افراد ایڈز کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس وقت امریکہ کا ہر آٹھواں شہری اس مرض کا شکار ہے امریکہ کی اقتصادی حالت یہ ہے کہ وہاں ساڑھے تین کروڑ افراد بدترین غربت کا شکار ہیں۔ جس کی وجہ سے جرائم میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ امریکہ میں ہر بیس منٹ کے بعد ایک شخص قتل ہو جاتا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں سمندری طوفان سے ۳۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ کراچی کا انٹرنیشنل ائرپورٹ روزانہ دو گھنٹے کے لئے بند رہا کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طیاروں کے پہیوں کی رگڑ سے رن وے پر جمنے والی ربڑ کو صاف کیا جا رہا ہے۔ یہ ربڑ برسات میں پھسلن کا خطرہ پیدا کر دیتی ہے۔

○ سرحد اسمبلی کے سپیکر نے مہران سکینڈل پر بحث کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
انور گولڈسمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب مرحوم

ضرورت ڈیلران / ڈسٹری بیوٹرز
ہم اپنی ایکسپورٹ کوالٹی پراڈکٹس (LADIES GARMENTS) کی پاکستان میں بھی مارکیٹنگ کر رہے ہیں۔ ہمیں مالی طور پر مستحکم اچھی ساکھ کے حامل محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ سرگودھا گجرات۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد اور کراچی کے حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں
اوقات: 3 بجے تا 7 بجے شام
وڑائچ انٹرنیشنل
سیکنڈ فلور المصطفیٰ سنٹر
منٹگمری بازار (سوتر منڈی)
فیصل آباد
فون: 611491 - 0411
628465 - 0411
موبائیل: 0342-360578